© rasailojaraid.com

قصۂ یوسف علیہ السلام

آثار قدیمہ کی روشنی میں

از جناب حکیم عیش - امروہوی صدر جمعیت علمائے برما - (رنگون)

قدیم مصری تاریخ میں صرف ایک ہی ایسا زمانہ آیا ہے جس میں ایک عبرانی غلام منصب وزارت عظمٰے تک پہونچکر امور مملکت میں پورا متصرف بن گیا ہو - یہ شخصیت حضرت یوسف کی تھی -

عبرانیوں کے ساتھ جب زمانہ سازگار ہوا تو مصر اُن کے قبضۂ حکومت میں آگیا - ان کا یہ عہد عہد ہکسوس کہلایا - عہد عتیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام کا زمانہ ۱۷۸۶ سے ۵۹۵ اقبل مسیح تک تھا آثار قدیمہ نے اس عہد سلطنت ہکسوس کو شباب کا زمانہ ظاہر کیا ہے

ہکسوس (چرواہوں) کی اصل و نسل کا مسئلہ مورخین علمائے عہد عتیق و فضلائے آثار قدیمہ میں اتبک مختلف فیہ چلا آتا ہے - بعض انہیں سامی بتاتے ہیں - بعض سیتھیا والے - بعض حتی (شمالی شام کے قدیم باشندے) بعض اکادی (اکاد علاقہ بابل کے وہ قدیم باشندے جو تورانی النسل تھے جنہوں نے کالدی تمدن کے آثار چھوڑے) ہم اس اختلاف سے بچنے کے لیئے اسی قدر عرض کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ یہاں ایشیا سے آئے اور مصر میں حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے حکمرانی کرتے رہے -

گھوڑا مصر میں یہی لائے تھے - رتھ مصر میں انہیں نے بنائے تھے سواروں کا رسالہ انھیں نے تیار کیا تھا ان سے پہلے مصر میں ان چیزوں کو کوئی بھی نہ جانتا تھا کیونکہ وادی نیل میں کوئی مرکزی حکومت نہ تھی مصر مختلف خاندانوں کی کمزور حکومتوں میں منقسم تھا اس لیئے جب یہ قوم چوپان حملہ آور ہوئی تو زبردست دفاع نہ ہوئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے سبب ملک مصر پر اس کا قبضہ ہو گیا

شاہان ہکسوس کے قدم سیکڑوں سال تک دریائے نیل کی سطح مرتفع پر جمے رہے اس سے آگے گو وادی نیل میں مصری خاندانوں کی ریاستیں تھیں مگر وہ بھی اکثر اُن کے اقتدار میں تھیں ان کی قوت کو مانتی تھیں گو ان سے نے حد نفور و بیزار تھیں جب موقع ہاتھ آتا تو ان کی مخالفت خطرناک بن جاتی آخر انھیں ریاستوں نے چند صدیوں کے بعد دولت ہکسوس کا بیڑا غرق کر ڈالا۔

ہکسوس مصر میں آئے تو یہ کسی ثقافت کے مالک نہ تھے اس لیے مصر کا رنگ ان پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ رنگ ایسا چوکھا ہو گیا کہ مصری معاشرت مصری طور طریق۔ انشاء خطاب رسم و رواج سب ان میں آ گئے۔ مصری زبان ان کی زبان بن گئی۔ دفاتر میں دیسی باشندے بھر گئے۔ مصری علم و دانش کو عروج اور مصری ثقافت میں زندگی آ گئی۔ ان میں اور مصریوں میں اگر کوئی فرق و امتیاز تھا تو مذہب کا تھا اور کوئی فرق و امتیاز نہ تھا۔ (قدیم اسرائیل و امم مجاورہ صفحہ ۱۵۸) لہ

کچھ تو اجنبیت اور کچھ اختلاف مذہب ان دو باتوں نے اس اختلاط کے باوجود بھی مصریوں کے دل صاف نہ ہونے دیے۔ چنانچہ ہیاکل مصریہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے ہکسوس (اہل مواشی) کو "عامت" کا لقب دے رکھا تھا جس کے عہد عتیق میں معنے ہیں "مکروہ" عہد عتیق میں بھی ایسا ہی مذکور ہے۔ "مصریوں کو ہر چوپان سے نفرت ہے" (پیدائش ۴۶ : ۳۴)۔

جب حضرت یعقوب علیہ السلام مع برادران یوسف علیہ السلام مصر میں سکونت کے لیے داخل ہوئے تو یوسف علیہ السلام نے انھیں چپکے سے سمجھا دیا تھا کہ :-

"جب فرعون تم کو بلائے اور کہے کہ تمہارا پیشہ کیا ہے تو تم کہیو تیرے غلام جوانی سے لیکر اب تک چوپانی کرتے رہے ہیں کیا ہم اور کیا ہمارے آبا دتا کہ تم جشن کی زمین میں رہو اسلیے

لہ EARLY ISRAEL AND SURROUNDING NATIONS. PAGES 158.160.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ مصریوں کو ہر چرواہے سے نفرت ہے"۔ (پیدائش ۴۶: ۳۴) جب فرعون کو معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام ہکسوس ہی کی قوم سے ہیں تو ہم قوم ہونے کی وجہ سے انھیں سکونت پذیر ہونے کی اجازت دیدی اگر یوسف علیہ السلام یہ بات نہ سمجھا دیتے تو فرعون انھیں نہ تو خاص رعایتیں دیتا نہ خاص مراتب پیش کرتا اُس نے یوسف علیہ السلام سے کہا کہ :۔

"اپنے باپ اور بھائیوں کو اس سرزمین کے ایک مقام میں جو سب سے بہتر ہے انھیں رکھ جشن کی زمین میں انھیں رہنے دے اگر تو جانتا ہے بعضے ان کے درمیان چالاک ہیں تو انکو میرے مواشی پر مختار کر"۔

اس بات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہکسوس اور یوسف علیہ السلام کی ایک ہی اصل و نسل تھی۔

جب یوسف علیہ السلام مصری غلام بنائے گئے اُس وقت مصر تحتانی پر خاندان ہکسوس کی حکومت تھی مگر انہیں اس قوم کے کسی رئیس نے نہیں خریدا تھا بلکہ ایک مصری نے خریدا تھا۔

چنانچہ قرآن شریف میں ہے۔

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ — اور اہلِ مصر میں سے جس نے یوسف کو خریدا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسکو عزت سے رکھ سے رکھ۔ کلام پاک میں اس شخص کو اہلِ مصر سے کہنے کا یہی مطلب ہے کہ اس وقت حکومت اہلِ مصر کی نہ تھی۔

عہد عتیق میں بھی اسے مصری کہا ہے۔ پیدائش ۳۹ :۔

"و مرد مصری فوطیفار نام کہ خواجہ و سردار افواج خاصۂ فرعون بود و یرا از دست اسمٰعیلیان که اورا بدانجا بردہ بودند خرید"۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مصری فرعون کے جلوداروں کا سردار تھا۔ اور مقرب بارگاہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قحط

مصر میں دریائے نیل سے آبیاری کے سبب نہایت شدید قحط پڑنا خیال میں کم آسکتا ہے اور پھر سات سال کا قحط ایک ایسا حادثۂ عظیم ہے کہ ملحدین کے نزدیک اس کے لیے کتب مقدسہ کی شہادت کافی نہیں بلکہ مصر کے آثار قدیمہ میں اس کا ذکر ہونا ضروری ہے ایسے لوگوں کی تشفی کے لیے حال میں اس قحط کا مصدق ایک کتبہ دستیاب ہوگیا ہے۔ یہ کتبہ ایک شخص مسمی بابا کا لکھا ہوا ہے جو "سکوانن رآتا" سوم کی ملازمت میں تھا یہ فوقانی دریائے نیل کی وادی میں اک رئیس تھا اس اطراف میں ہکسوس کا تسلط پورا پورا نہ تھا۔ اس کتبے میں جس قحط کا ذکر ہے اس کا زمانہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ سے مطابق ہے۔

یہ کتبہ جو بابا کے قبے پر "ال کاب" میں ملا ہے۔ اس میں ہے کہ :۔

"اناج بونے کے وقت میں خود نگراں تھا۔ میں نے اناج فصل کے دیوتا کی رضا سے جمع کیا اور جب کئی سال قحط پڑا انہوں نے ہر سال شہر میں غلہ تقسیم کیا۔"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کے غلہ جمع کرنے کی خبریں اڑیں اور تعبیر خواب کی بات پھیلی تو اوروں کے خلاف اس نے ان پر یقین کر کے یوسف علیہ السلام کی پیروی کی اور اناج جمع کرتا رہا۔

یہ بات کہ خود شاہان ہکسوس نے اس عظیم ابتلا کا ذکر کیوں نہیں کیا ان کا لکھوایا ہوا بھی تو کوئی ایسا کتبہ ملنا چاہیئے تھا تو اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جب مصریوں نے اپنے ملک سے انہیں نکال دیا تو اپنے تعصب و حقارت کی وجہ سے ان کا کوئی نشان باقی نہ رکھا تاکہ ان کے زمانہ کی ناگوار یاد بھی ان کے آثار کے ساتھ ساتھ رخصت ہوجائے۔

بالفرض یہ وہ قحط نہ بھی ہو تو بھی ملک مصر میں اس سے کئی کئی سال قحط کا پڑنا ثابت ہوتا ہے۔ اور یوں عہد یوسف علیہ السلام کے قحط کی تائید اس سے ہوجاتی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یوسف علیہ السلام کے مصری خطابات

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ارض مصر کے خزائن کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اناج کے تمام کھتے ان کے تصرف میں آگئے تو فرعون نے انہیں "صفنات فعنیح" کا خطاب عنایت کیا۔ عبرانی عہد عتیق میں بعینہ یہ مصری خطاب روایت کیا گیا ہے۔ قدیم عربی و فارسی ترجموں میں بھی اس کو بحال چھوڑ دیا ہے۔ مگر دوسری زبانوں کی بائبل میں اس کا ترجمہ کر دیا گیا ہے اردو بائبل میں اس کے معنے جہاں پناہ کے ہیں۔ جس سے خطاب کا اصلی مفہوم غتربود ہو جاتا ہے قدیم مصری میں اس کا لفظی مفہوم ہے "صاحب اخذیۂ حیات" اصلی زبان کے اندر جن معنی میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اور جو وسیع مطالب اس کا لیا جاتا ہے اس کو صحیح طور پر قرآن شریف نے ادا کیا ہے۔ یہ وہی منصب ہے جو یوسف علیہ السلام خود طلب فرماتے ہیں قال اجعلنی علیٰ خزائن الارض۔ الآیہ۔ یوسف نے فرمایا کہ ملکی خزانوں پر مجھکو مامور کردو۔ یعنی صاحب خزائن ارض بنادو یہ خطاب اسی عہدے کو ظاہر کرنے والا ہے۔

"آب" یوسف علیہ السلام کا یہ بھی ایک خطاب تھا مگر جب تک مصری تحریر کا حل نہ ہوا کسی کو اس کا پتہ نہ چلا۔

عبرانی بائبل میں اس لقب کا ذکر تکوین ۴۵ : ۸ میں ہے۔ "اب" قدیم مصری لفظ ہے اور خطاب ہونے کی وجہ سے بعینہ عبرانی بائبل میں روایت ہوا ہے مگر یہ حقیقت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مترجمین نے اسے عبرانی لفظ سمجھ لیا ہے اور اس کا ترجمہ باپ کر کے عجیب اہمال پیدا کر دیا ہے۔ اس غلطی کے سبب سے آیت کا مطلب ایسا خبط ہو جاتا ہے کہ کسی صورت سے کوئی معنی پیدا ہی نہیں ہوتے۔ بائبل کی یہ معنوی تحریف ایسی واضح ہے جس کو تمام محققین بائبل تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں سے تحدیث نعمت فرما رہے ہیں کہ یہاں مجھے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خدا نے بھیجا ہے۔ اور اُس نے مجھے فرعون کا اَبْ بنایا ہے۔

(عربی) وھُو قد جعلنی اَبَاً لفرعون" (فارسی) "و او مرا پدر بر فرعون ساخت"

(اردو) اور اُس نے مجھے فرعون کے باپ کی جگہ .... بنایا"

اَبْ کا ترجمہ باپ کرنے سے کتنی بے معنی بات ہوگئی بات یہ ہے کہ یہ قدیم مصری لفظ ہے اور اس کا مفہوم وہ منصب ہے جو بادشاہ یعنی فرعون کے بعد ہو اس کا صحیح مرادف عربی میں عزیز ہے جو اصطلاحی لفظ ہے اور مصر کے وزراء کا عربی خطاب ہے۔

قرآن شریف میں یوسف علیہ السلام کے متعلق اس لقب کا اظہار "یا ایہا العزیز" الآیہ۔ میں کیا ہے قرآن شریف کی یہ صحت کتنی ایمان کو تازہ کرنے والی اور بائبل کی غلطی کی نگہبان ہے۔ صدق اللہ العلی العظیم

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُهَيْمِناً عَلَيْهِ (الآیۃ)۔ یعنی قرآن پچھلی کتاب کا مہیمن (نگہبان) ہے۔

"ابرق" یوسف علیہ السلام کے قصہ میں ایک اور مصری اصطلاح آتی ہے۔ چونکہ اصطلاح کے لئے خاص لفظ جو بالکل مطابق ہو دوسری زبان میں مشکل ملتا ہے۔ اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بضرورت ایسی مصری اصطلاحیں ہی استعمال فرمائی ہیں۔ مگر مترجمین بائبل نے کہیں تو انہیں عبرانی لفظ سمجھ لیا ہے اور کہیں قیاس سے ترجمہ کر ڈالا ہے۔ جیسے اَبْ جس کا ذکر ہو چکا ہے، وہ عبرانی زبان میں بمعنی باپ ہے اور مصری زبان میں بمعنی وزیر۔ اسی طرح آبرق ہے کہ مصری زبان میں اس کے معنی ہیں "اپنے بائیں طرف" اور عبرانی زبان میں اس کے معنی ہیں "تعظیم کے لیے جھکنا"

چنانچہ اس لفظ کو عبرانی سمجھ کر بائبل کے ترجموں میں از کتاب غلط کیا گیا ہے۔ سفر تکوین ۴۱: ۴۳ میں ہے:-

(عربی) ونادوا امامہ ارکعوا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(فارسی) "پیش رو پیش ندا میکردند کہ زانو زنید"

(اردو) "اور اُس (فرعون) نے اُسے (یوسفؑ) کو اپنی دوسری گاڑی میں سوار کر دیا تب اس کے آگے منادی کی گئی "سب ادب سے رہو"۔ مصر میں اس وقت سواری کو رستے کے بائیں طرف چلانے کا رواج تھا جیسا کہ آج بھی اکثر ممالک میں ہے حضرت موسیٰؑ نے یوسفؑ کے حشم اور جلوداری کی تصویر اُتاری ہے کہ وہ عزیز مصر ہو کر جب باہر نکلتے تھے تو آگے آگے پیشرو سامنے آنے والوں کی آگاہی کے لئے پکارتے تھے کہ "ابرق"، "ابرق" (اپنے بائیں رہ)۔ بائبل کا ترجمہ ارکعوا یا زانو زنید صحت کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔

تمکین حکومت و اتساع سلطنت

خزائن ارض مصر پر مامور ہونے کے بعد جب سالِ بسال قحط کی سختی بہت ہی بڑھ گئی تو یوسف علیہ السّلام نے اوّل سال نقد کے عوض اناج دیا پھر چوپاؤں کے عوض بائبل ۴۷: ۱۸-۲۱ میں ہے:-

"جب وہ سال گزر گیا تو وہ دوسرے سال اُس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ ہم اپنے خداوند سے نہیں چھپانے کہ ہمارا نقد خرچ ہو چکا۔ ہمارے خداوند نے ہمارے چوپایوں کے گلّے بھی لے لیے سو ہمارے خداوند کی نگاہ میں ہمارے بدنوں اور زمینوں کے سوا کچھ باقی نہیں"

"پس ہم اپنی زمینوں سمیت تیری آنکھوں کے سامنے کیوں ہلاک ہوں۔ ہم کو اور ہماری زمین کو روٹی پر مول لے اور ہم اپنی زمین سمیت فرعون کی غلامی میں رہیں گے۔ اور دانہ دے تاکہ ہم جئیں اور نہ مریں کہ زمین ویران نہ ہو جائے اور یوسفؑ نے مصر کی ساری زمین فرعون کے لیے مول لی کیونکہ مصریوں میں سے ہر شخص نے اپنی زمین بیچی کہ کال نے اُن کو نپٹ تنگ کیا تھا۔ سو زمین فرعون کی ہوئی رہے لوگ! سو اُس نے اُنھیں شہروں میں مصر کے اطراف کی ایک حد سے دوسری حد تک بسایا"

اس سلوک کی اصلی وجہ مجملاً اوپر بھی مذکور ہو چکی ہے یعنی مصریوں کا دل میں تو م کھسوس کو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مکروہ رکھنا اور فوقانی نیل کے تین چار شاہی سلسلوں کا جو حکمرانی کر رہے تھے پورا مطیع نہ بننا اور شورش وبغاوت کرتے رہنا۔

جب یہ لوگ یوسف علیہ السلام کے پاس آئے اور وعدہ کیا کہ اپنی زمین سمیت فرعون کی غلامی میں رہینگے جس سے متبادر ہوتا ہے کہ وہ پورے فرماں بردار نہ تھے تو یوسف ع نے ان کی زمین لے لی تاکہ ربقۂ اطاعت اس معاملہ سے ان کی گردنوں میں پڑا رہے۔ اس طرح ہکسوس کی سلطنت کو حضرت یوسف ع کی تدبیر و سیاسی قابلیت کی وجہ سے بڑی تمکین و وسعت حاصل ہوگئی۔ قرآن شریف میں "وکذالک مکنا لیوسف فی الارض" اور ہم نے اسی طرح یوسف کو اس سرزمین میں خوب قوت دی"۔ اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور اُن کی سیاسی قابلیت کا بھی اظہار ہے۔

© rasailojaraid.com